تألیف مولانا سید مہدی بن نجف علی الحسینی الرضوی العظیم آبادی

تذکرۂ آیۃ اللّٰہ العظمیٰ قبلہ و کعبہ سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب علیہ الرحمۃ ابن حضرت غفران مآب طاب ثراہ

قسط-۹

مترجم: جناب محمد صادق خانصاحب جونپوری

جناب مستطاب معلیٰ القاب مجتهد العصر والزّمانی مولانا ومقتدانا سلطان العلمآء الاعلام مرجع الفقهآء الفخام سید سند علامه عدیم العدیل اوحد امجد جناب سید محمد دَامَتْ بَرَکَاتُهٗ وَعَمَّتْ اِفَادَاتُهٗ خلف الصدق جناب غفرانمآب سید دلدار علی طاب ثراه۔ آنجناب بعد از جناب والد ماجد خود که احوال خیر مآلش بتفصیل مذکور شد افضل علمای زمان واکمل فقهای دوران وسر امد متکلمین وسر دفتر متبحرین است ولادت باسعادت آنجناب در روز هفدهم ماه صفر سنه یک هزار ویکصد ونو دو نه هجری در بلده لکهنؤ صَانَهَا اللّٰهُ تَعَالیٰ اتفاق افتاد تحصیل علوم عقلیه ونقلیه بخدمت جناب غفرانمآب پدر بزرگوار خود نموده در حداثت سن بدرجه کمال وفضل واجتهاد ومرتبه هدایت وارشاد رسید۔ چنانکه جناب غفرانمآب طاب ثراه در رساله اجازه خود که برای آن جناب معلی القاب نوشته بودند بعد از ذکر مدارج اهل فضل وعلم واجتهاد ومرتبه هدایت وارشاد میفرمایند که ''کَانَ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالیٰ مِمَّنْ جَدَّ فِی هٰذَا

جناب مستطاب معلیٰ القاب، مجتہد العصر والزمان، مولانا ومقتدانا، سلطان العلماء، مرجع الفقہاء الفخام، سید سند، علامہ عدیم العدیل، اوحد امجد جناب سید محمد دَامَتْ بَرَکَاتُهٗ وَعَمَّتْ اِفَادَاتُهٗ خَلْفُ الصِّدْقِ جناب غفران مآبؒ سید دلدار علی طَاب ثَرَاہُ۔

آن جناب اپنے والد ماجد کے بعد، جن کا ذکر خیر مآل تفصیل سے بیان ہوا ہے، زمانے کے افضل علماء، اکمل فقہائے دوراں، سرآمد متکلمین اور سردفتر متبحرین ہیں۔ جناب کی ولادت باسعادت سنہ ۱۱۹۹ھ۔ صفر کے مہینے کی سترہویں تاریخ کو شہر لکھنو صَانَهَا اللّٰهُ تَعَالیٰ میں ہوئی۔ علوم عقلیہ ونقلیہ کو اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاصل کر کے کمسنی میں کمال فضل واجتہاد وہدایت وارشاد کے درجے پر فائز ہوئے۔

چنانچہ جناب غفران مآبؒ نے ان کو عطا کردہ اپنے اجازے میں تحریر فرمایا ہے: بحمد اللہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اس مطلب ومقصود کے لئے کوشش کی، اس شیرین گھاٹ سے سیراب ہوئے۔ فاضل بیدار، زکی، اوحد، ذہین، فرزند امجد، میرے دل کا ثمر، میری آنکھوں کی ٹھنڈک، سید

الْمَطْلَبِ وَتَرَوَّى مِن هَذَا الْمَشْرَبِ الْاَعْذَبِ الْفَاضِلُ الْمُتَوَقِّدُ الزَّكِيُّ الْاَوْحَدُ وَالْاَلْمَعِيُّ الْاَعَزُّ الْوَلَدُ الْاَمْجَدُ ثَمَرَةُ فُؤَادِيْ وقُرَّةُ عَيْنِي السَّيِّدُ مُحمد لَا زَالَ مُحَمَّدًا بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَمُتَحَلِّيًا بِحُلٰى الْكَمَالَاتِ مَحْفُوظًا وَمَصُوْنًا عَنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ رَفِيْعِ الدَّرَجَاتِ عَلَيْهِمْ صُنُوْفُ الصَّلٰوةِ وَالتَّحِيَّاتِ الزَّاكِيَاتِ فَاِنَّهٗ طَوَّلَ اللّٰهُ عُمْرَهٗ فِي رَيْعَانِ الشَّبَابِ وَعُنْفُوَانِهٖ فَاقَ مُعْظَمَ الْاَمْثَالِ وَالْاَقْرَانِ وَامتِنَانِ بَتَرقِّيهِ مَدَارِجَ الْكَمَالِ عَنْ اَكْثَرِ اَبْنَاءِ الزَّمَانِ رَتَعَ فِيْ رِيَاضِ الْعُلُومِ وَكَرَعَ مِنْ عَيْنِ الْكَمَالِ وَتَرَقّٰى اِلٰى اَعْلٰى مَعَارِجِ الْفَضَائِلِ وَاٰلَ حَالُهٗ اَحْسَنَ اَوْ شَكَ اَنْ يَبْيَضَّ الْمِدَادُ مِن اِشْرَاقِ ذَكَائِهٖ وَيَتَنَوَّرَ قُلُوبُ اَهْلَبَيْتِنَا بِنُوْرِ ضِيَائِهٖ وَلَعَمْرِيْ لَوْ قُلْنَا اَنَّ زَيْتَهٗ يَكَادُ يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ لَمْ يَكُنْ مُسْتَبْعَدًا وَلَوْ قُلْنَا اَنَّهٗ مَحَلُّ عِنَايَةِ حُجَّةِ اللّٰهِ الْمَنْصُوْرَ بِعَوْنِ اللّٰهِ لَكَانَ قَوْلاً مُسَدَّدًا كَمَا هُوَ مَفَادُ بَعْضِ رُؤْيَا الصَّادِقَةِ فِي الْمَنَامِ وَتَفْصِيْلُهٗ يَقْتَضِي مَحَلاً اٰخَرَ غَيْرَ هٰذَا الْمَقَامِ وَاَضَافَ اِلٰى مَا اُعْطِيَ مِنَ الْعِلْمِ حُسْنَ الْعَمَلِ وَالتَّنَزُّهَ عَنْ كَثِيْرٍ عَنِ الْخَطَاءِ وَالزَّلَلِ بِرًّا بِالْوَالِدَيْنِ وَلَمْ يَعْصِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَجَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرَ مَا جَازَ الْوَلَدُ عَنْ وَالِدَيْهِ وَجَعَلَ غَدَاهُ خَيْرًا مِنْ اَمْسِهٖ وَالْيَومَ الَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ۔انتهى۔

وایضاً جناب غفرانمآب در اجازه مذکوره میفرمایند که از مدّتی که ولد امجد معزی اللّٰہ یعنی جناب مجتهد العصر و الزمانی را مرتقی بسوی مدارج کمال و متخلق بمکارم

محمد جو مکارم اخلاق کی وجہ سے قابل تعریف ہیں اور زیور کمالات سے آراستہ ہیں۔تمام آفات وعاہات سے محفوظ رہیں بحق رفیع الدرجات محمد وآل محمد جن پر درود وسلام وتحیات زاکیہ ہوں۔انھوں اَطَالَ اللّٰہُ عُمْرَہٗ نے نوجوانی ہی میں اپنے اکثر امثال واقران پر برتری وفوقیت حاصل کر لی اور درجات کمال کو طے کر کے ابنائے زمانہ سے ممتاز ہو گئے۔علوم کے باغوں میں نشو ونما پائی۔چشمۂ کمال سے سیراب ہوئے۔فضائل کے اعلیٰ درجہ تک ترقی حاصل کی۔ان کی حالت حسن وخوبی میں بدل چکی ہے اور قریب ہے کہ ان کی ذکاوت کی چمک سے سیاہی سفیدی ہو جائے اور ان کی ضیاء سے ہمارے اہل بیت منور ہو جائیں۔خدا کی قسم اگر ہم کہیں کہ ان کا زیت ضیاء باری کر رہا ہے اگر چہ آگ نے اسے مس نہیں کیا ہے تو یہ کوئی بعید از عقل بات نہیں ہوگی۔اگر ہم کہیں کہ وہ خدائی عنایات کا محل اور خدا کی نصرت سے منصور ہیں تو یہ بات بالکل درست ومحکم ہوگی۔جیسا کہ یہی مفاد ہے بعض سچے خوابوں کا جس کی تفصیل کا محل یہاں نہیں کہیں اور ہے۔انھوں نے عطا کردہ علوم کے علاوہ حسن عمل،خطاولغزش سے اجتناب،والدین کے ساتھ نیکی جیسی چیزوں کا مزید اضافہ اپنی ذات میں کیا ہے اور چشم زدن بھر بھی نافرمانی نہیں کی ہے۔خدا انہیں بہترین جزا دے۔ایسی جزا جو والدین کی طرف سے اولاد کو ملتی ہے۔انہوں نے اپنے آنے والے کل کو گذرے ہوئے کل اور روز حاضر سے بہتر بنایا۔انتہی۔

اسی طرح جناب غفران مآبؒ اپنے مشہور اجازہ میں فرماتے ہیں: ''میں کچھ زمانے سے ولد امجد یعنی جناب

اخلاق ومحامد خصال یافتم در خاطر داشتم که اجازه چنانکه معمول علمای کرام است برای او بنویسم زیرا که او را لایق این امر دیدم اگرچه سائر فرزندانم پاره جگر وثمره دل میباشند لیکن او بفضل الٰهی از میان ایشان ممتاز است تاآنکه اکمل افراد اولاد روحانیه ونتائج نفسانیه نورانیه است وچون بعضے امور در باب این مطلب یعنی نوشتن اجازه مانع بود خصوصاً ملاحظه حسد دلدار اهل تعصب وعنادکه معظم بضاعت ایشان سلوک طریق اعوجاج است وبهترین امور را حمل بربدترین محامل می کند اظهار آن در حیز تعویق افتاده بود تاانکه وقت اظهار آن در رسید چیزی که اراده اظهارش داشتم برعقل حق پسند ظاهر شد پس انچه مکنون خاطرم بود بمنصه ظهور درآوردم پس اورا اجازه دادم حق تعالی اوراو سائر اولادمارا بسوی بلندترین معارج علماء واقصی مدارج فضلا مرتقی گرداند که روایت کند از من جمیع مرویات مرا از مصنفات اسلام ومؤلفات خاص وعام درفنون وعلوم از کتب حدیث وتفسیر وکلام واصول وفقه ورجال ونحو ولغت وقرأت وحکمت وغیرآنها که دخلی در علوم دین دارد تا این اجازه وافی وکافی باشد اِنْتَهٰی مُحَصَّلُ کَلَامِهِ الشَّرِیْفِ رَوَّحَ اللّٰہُ رَوْحَهُ اللَّطِیْفَ''۔ واز تاریخ تحریر اجازه مذکوره که سنه یک هزار و دو صد هجده هجری است وتاریخ ولادت جناب مولانا ومقتدانا مجتهد العصر

مجتہد العصر والزمان کو مدارج کمال کی طرف مترقی اور مکارم اخلاق ومحامد خصال سے متخلق پارہاہوں اور ذہن میں یہ بات تھی جیسا کہ علمائے کرام کا معمول ہے کہ ان کے لئے ایک اجازہ تحریر کروں، کیونکہ میں نے ان کو اس امر کے لائق پایا۔ اگر چہ میری دوسری اولاد بھی میرے جگر کا ٹکڑا اور ثمرہ دل ہیں لیکن بفضل الٰہی وہ ان کے درمیان ممتاز ہیں۔

لیکن بعض امور اس بات یعنی اجازہ لکھنے میں مانع تھے، خاص کر کے اہل تعصب کے حسد وعناد کو دیکھتے ہوئے، جن کا سب سے بڑا سرمایہ طریقہ اعوجاج ہے اور اچھی چیزوں کو بری چیزوں پر حمل کرتے ہیں، اس کے اظہار میں تاخیر ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اس کے اعلان کا وقت آپہنچا اور جس چیز کا اعلان کرنے جارہاہوں اسکی خوبی حق پسند عقل پر واضح ہوگئی۔

جو کچھ میرے ذہن میں تھا اس کو ظاہر کردیا۔ پس ان کو اجازت دیتاہوں (خدا ان کو اور میری دوسری اولاد کو علماء کے سب سے بڑے درجے اور فضلا کے سب سے اعلیٰ مرتبہ پر فائز کرے) کہ حدیث، تفسیر کلام، اصول فقہ، رجال، نحو، لغت، قرائت، حکمت وغیرہ کی کتابوں کی تمام روایت جن کا دینی علوم میں دخل ہے، کو مجھ سے کریں۔'' اِنْتَهٰی مُحَصَّلُ کَلَامِهِ الشَّرِیْفِ رَوَّحَ اللّٰہُ رَوْحَهُ اللَّطِیْفَ۔

اور مذکورہ اجازے کی تاریخ تحریر سے جو کہ سن ۱۲۱۸ھ ہے، اور جناب مولانا ومقتدانا مجتہد العصر جناب رضوان مآب صاحب کی تاریخ ولادت سے، جس کا ذکر ہو چکا،

والزمانی دام ظله العالی که مذکور شد ظاهر میشود که سن شریف آنجناب در انزمان قریب نوزده سال بود و حال آنکه آنجناب از مدّتی پیش از ان چنانکه از عبارت اجازه مذکوره ظاهر می شود بکمالات اجتهاد و استنباط وسائر فضایلی که در کلام جناب غفرانمآب طاب ثراه وار داست اتصاف داشت وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیہِ مَن یَشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔لِکَاتِبِہٖ۔

ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سن شریف قریب ۱۹ سال تھا۔جب کہ جناب ،جیسا کہ اجازے کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے،اس سے پہلے ہی اجتہاد و استنباط کے ملکہ اور دیگر فضائل وکمالات کو جن کا غفران مآبؒ کے کلام میں ذکر ہوا ہے، حاصل کر چکے تھے۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیہِ مَنْ یَشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔لِکَاتِبِہٖ۔

قبله دین وکعبۀ ایمان
رکن اسلام وفخر عالمان
حافظ شرع وملت نبوی
وارث علم و زهد مرتضوی
فلک ارفع صلاح وسداد
شمس اوج هدایت ارشاد
نخبه اصفیای آل رسولؐ
شمع مشکوة دودمان بتولؑ
مرجع عصر ومقتدای زمان
مهبط لطف حضرت یزدان
باد دایم بحق رب عباد
زیب افزای مسند ارشاد

دین کا قبلہ ایمان کا کعبہ
اسلام کے رکن لوگوں کیلئے باعث فخر
شرع و ملت نبوی کے محافظ
علم و زہد مرتضوی کے وارث
گفتار و کردار کی سچائی میں بلند آسمان
ہدایت و ارشاد کا بلند سورج
اصفیاء آل رسول کے برگزیدہ
خاندان بتولؑ کے مشکوۃ کے شمع
مرجع عصر و مقتدائے زمان
لطف حضرت یزدان کا مہبط
رب عباد کی حفظ و امان میں ہمیشہ
مسند ارشاد کی زینت رہیں

وجناب مستطاب مولانا ومقتدانا سید العلماء الاعلام جناب سید حسین دَامَتْ فُیُوْضُہٗ در اجازه که برای استاد این حقیر جناب تقدس وکمالات ماب جامع المعقول والمنقول عمدة العلماء الفحول مولانا جناب سید محمد هادی

اور جناب مولانا و مقتدانا ،سید العلماء الاعلام جناب سید حسین دامت فیوضہ اپنے اس اجازے میں جو میرے استاد جناب تقدس مآب جامع المنقول والمعقول،عمدۃ العلماء الفحول مولانا سید محمد ہادی دام ظلہ العالی کے لئے تحریر فرمایا ہے،غفران مآبؒ کے کلام کے نقل کے بعد،جن کا ذکر کیا

دَامَ ظِلُّهُ الْعَالِی نوشته اند بعد از نقل کلام جناب غفرانمآب که مذکور شد میفرمایند که حق تعالی رجاء جناب غفرانمآب در حق آنجناب متحقق گردایند زیرا که ما سائر برادران که کوچکتر از آنجناب بوده ایم اقتباس انوار افادات آنجناب نموده ایم واز فیض علوم آنجناب بخط وافر برداشته ایم وایضاً میفرمایند اَنَا اَرْوِیْ جَمِیْعَ ذٰلِکَ اَیْ کُتُبَ الْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَسَائِرَ الْعُلُوْمِ عَنْ أَخِی الْمُعَظَّمِ قُدْوَةِ الْمُتَکَلِّمِیْنَ الْاَعْلَامِ وَاُسْوَةِ الْمُجْتَهِدِیْنَ الْکِرَامِ مُشْحِذِ هٰذِهِ الصَّمْصَامِ عَلٰی وُجُوْهِ خَرَتْ لِاَتْبَاعِ الْاَصْنَامِ وَالضَّارِبِ سَیْفَهُ الْمَاسِحَ الَّذِی لدمائِهِمْ سَانِحَ عَلٰی اَعْنَاقِ النَّوَاصِبِ۔ ذِهْنُهُ الثَّاقِبِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ لِاَبْصَارِ الْخِصَامِ قَامِعِ الْبِدَعِ وَدَافِعِ رُؤُسِ الطَّوَائِفِ الْبَاطِلَةِ وَالْفِرَقِ الْغَوِیَّةِ وَبَاتِرِهِمْ بِالضَّرْبَةِ الْحَیْدَرِیَّةِ وَطَاعِنِ صُدُوْرِهِمْ بِطَعْنِ الرِّمَاحِ الَّذِیْ اَرْبَحَ اَهْلَ الْاِیْمَانِ مِنْ طَالِبِی الْبُرْهَانِ بِاَفْضَلِ الْاَرْبَاحِ مُؤَسِّسِ اَصْلِ الْاُصُوْلِ نَقَّادِ الْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ الْعِلْمِ الْمُفْرَدِ الْعَالِمِ الْاَوْحَدِ مَوْلانا السید محمد لَا زَالَ شُمُوْسُ اِفَادَاتِهِ بَازِغَةً۔ والحق که آنجناب ازراه سائر محامد ذاتی وصفاتی وتحریر در علوم معقول ومنقول خصوصاً جودت تحریر ومتانت تقریر دفع تسویلات ورد شبهات مبتدعین ونصرت مذهب ائمه طاهرین وابطال اقوال نصاب وسائر معاندین میان علمای زمان وفقهای دوران ممتاز است حتی که احدی از علمای عرب وعجم وسائر بلاد

جاچکا، فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جناب غفران مآبؒ کی امیدوں کو جناب رضوان مآبؒ کے سلسلے میں حقیقت بخشی، کیونکہ ہم دوسرے بھائیوں نے جوان سے چھوٹے تھے، ان کے انوار افادت سے استفادہ کیا اور جناب کے فیض علوم سے بہت زیادہ بہرہ مند ہوئے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں: میں ان تمام چیزوں کو یعنی حدیث، فقہ اور دیگر علوم کی کتابوں کو اپنے محترم بھائی، قدوۃ المتکلمین الاعلام، اسوۃ المجتہدین الکرام سے روایت کرتا ہوں جو اپنی تیز دھار تلوار کو ان لوگوں پر چلاتے ہیں جو بت پرست ہیں۔ جن کی شمشیر بران نواصب کی گردنوں کو کاٹتی ہے۔ ان کا ذہن اس بجلی کی طرح ہے جو آنکھوں کو چکاچوند کر دیتی ہے، بدعتوں کا قلع وقمع کرنے والے، جنھوں نے باطل فرقوں کی مزاحمت کی۔ ان کو ضربت حیدری کی طرح کاٹا۔ ان کے سینوں میں طعن کے نیزہ کو چبھویا۔ ان تیز ترین نیزوں کے ذریعے طالب برہان اہل ایمان کو راحت ملی۔ اصل اصول کے موسس، اصول وفروع کے نقاد، عالم یگانہ وبے مثال مولانا سید محمد لازال شموس افاداتہ بازغۃ۔

الحق کہ جناب دیگر ذاتی وصفاتی خصوصیات اور علوم معقول ومنقول میں تبحر مخصوصاً تحریر کی جدت، تقریر کی متانت، مخالفین کے سازشوں کو ختم کرنا، بدعت کرنے والوں کے شبہات کی رد، مذہب ائمہ طاہرینؑ کی نصرت نیز سنیوں اور دیگر مخالفین کے قول کے ابطال کے سلسلے میں اپنے زمانے کے علما اور اپنے عصر کے فقہا میں ممتاز ہیں۔ حتیٰ یہ کہ علمائے عرب و عجم میں کوئی اس فضیلت عظمیٰ میں جنابؒ کی ہمسری نہیں کر سکتا ہے۔ ان کے کرامت نظام کلام سے نور ہدایت چمک رہا ہے

اسلام درین فضیلت عظمی بآنجناب نمیرسد از کلام
کرامت نظامش نور هدایت تابان و از تصانیف فیض
تضاعیفش لمعات حقایق درخشان صمصام دلایل
باهره اش رؤس شیاطین را بر انداخته و رماح براهین
لامعه اش قلوب مخالفین را هدف ساخته و علاوه برین
جودت بیان فی البدیهه که دارد شاهد کمال صفای
طبع اقدس آن جناب است حقیر کثیر التقصیر اکثر
اوقات که حاضر خدمت حاشیه بوسان بساط فیض
مناط میباشد مشاهده نموده که آنجناب در وقت تکلم
بی تکلف جواب اسئله دقیقه را بکمال خوش بیانی
وشرین زبانی علی الفور بیان می فرماید که لطائف
نکات و غرایب استعارات آن بعد از تامل بر اصحاب
ذهن واضح می شود اکثر علمای معاصرین وفقهای
آفاق خصوصاً مجتهدین عتبات عالیات مشاهد ائمه
عراق اذعان کمال فضل واجتهاد آنجناب دارند
ومراتب غایت اعتزاز واحترام آنجناب در عبارات
خود مرعی میفرمایند وشمه از فیض تفقه وتبحر
آنجناب آنست که درین زمان احدی از مشاهیر
فضلای بلاد هندوستان نیست که سلسله تلمذش
بآنجناب بلا واسطه یا بالواسطه باو منتهی نباشد
خصوصاً برادران نامدار آن جناب انجناب مستطاب
سید العلمآء سابق الالقاب که عالم عدیم المثال و فقیه
علی الاطلاق ودر فضل واجتهاد شهره افاق اند
مدتهای مدید مقتبس انوار علوم و ملتقط درّ بحار

اور تصانیف فیض تضاعیف سے حقیقتوں کی کرن دمک رہی ہیں۔ان کے روشن دلیلوں کی تلوار نے شیاطین کے سروں کو قطع کر دیا ہے اور براہین لامعہ کے تیروں نے مخالفین کے دل کو نشانہ بنایا ہے۔

اس کے علاوہ فی البدیہہ بیان کی ذکاوت ان کے طبع اقدس پر گواہ ہے۔ یہ حقیر پر تقصیر اکثر اوقات حاضر خدمت تھا اور مشاہدہ کیا ہے کہ جنابؒ بنا کسی پریشانی کے دقیق سوالوں کا جواب کمال خوش بیانی اور شیریں زبانی سے فوراً بیان فرماتے تھے، جن کے لطائف ونکات وغرائب استعارات فکر وتامل کے بعد صاحبان عقل پر واضح ہوتے ہیں۔

علمائے معاصرین اور فصحائے آفاق کی اکثریت، خصوصاً عتبات عالیات اور مشاہد ائمہ عراق کے مجتہدین، ان کے کمال و اجتہاد کو تسلیم کرتے تھے اور نوازشوں اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور جناب کے مراتب احترام و عنایت کو اپنی عبارت میں رعایت کرتے ہیں اور جنابؒ کے فیض فقاہت اور مہارت کی ہلکی سی جھلک یہ ہے کہ اس زمانے میں ہندوستان کے مشہور افاضل میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کا سلسلہ شاگردی بلا واسطہ یا باواسطہ جناب کی ذات تک منتہی نہ ہو۔

خصوصاً جناب کے برادران نامدار اور سب سے بڑھ کر جناب مستطاب سید العلماء سابق الالقاب جو کہ بے مثال عالم، فقیہ علی الاطلاق اور فضل واجتہاد میں شہرہ آفاق ہیں، ایک زمانے تک جنابؒ کے انوار علوم سے بہرہ مند ہوتے رہے اور ان کے دریاء فیض کے موتی لیتے رہے۔

فیوض آنجناب بوده اندو از جمله تصانیف آن جناب کتابی مبسوط در جواب تحفه اثنا عشریه عبدالعزیز دهلوی بر مبحث امامت است لیکن چون نظر ثانی بر آن نفرموده هنوز شیوع نیافته است و دیگر رساله سیف ماسح در اثبات حکم مسح رجلین در وضو بر جواب رساله عبدالعزیز ماضی استاد عالمگیر بادشاه که متضمن نقص کلام شیخ بهاؤ الدین عاملی علیه الرحمه دران مبحث بود تصنیف فرموده اند ودیگر اکثر حواشی بر شرح سلم مولوی حمد الله است ورساله اصل الاصول در جواب کلام میر مرتضی مرحوم که تلامذه جناب غفرانمآب بود وبسبب میلان بطریقه اخباریین اعتراضها بر بعض مطالب مندرجۂ اساس الاصول نموده بود ودیگر حواشی متفرقه بعض مقامات شرح صغیر جناب سید علی طباطبائی طاب ثراه در مسائل فقهیه است و این همه در زمان حیات جناب غفرانمآب تصنیف فرموده بودند و دیگر کتاب صمصام قاطع در ابطال مذهب مخالفان و اثبات عداوت ایشان با اهلبیت طاهرین صلوات الله علیهم اجمعین است و در ضمن آن جواز تعزیه داری وبنای صورت ضریح حضرت سید الشهدای علیہ السلام بدلائل باهره باثبات رسانیده وآن کتابی عدیم النظیر است رساله طعن الرماح در باب قصۂ فدک وقضیه قرطاس مشتمل بر رد جواب بعض مطاعن مندرجه تحفه اثنا عشریه عبدالعزیز دهلوی محتوی بر مباحثات

آن جنابؒ کے تصنیفات میں مبحث امامت پر عبد العزیز دہلوی کی کتاب ''تحفۂ اثنا عشریہ'' کے جواب میں ایک ضخیم کتاب ہے، جو نظر ثانی نہ ہوسکنے کی وجہ سے چھپی نہیں ہے۔

دوسری تصنیف رسالہ ''سیف ماسح'' ہے جو عالمگیر بادشاہ کے استاد عبد العزیز ماضی، جس نے شیخ بہاء الدین عاملی کی رد میں رسالہ لکھا تھا، کے جواب میں تحریر کیا ہے۔ شرح سلم مولوی حمد اللہ پر حاشیہ اور جناب غفران مآب کے شاگرد میر مرتضیٰ مرحوم جنھوں نے اخباری طریقے کی طرف رجحان رکھنے کی وجہ سے، اساس الاصول کے مطالب پر اعتراض کیا تھا، کے جواب میں ایک رسالہ، فقہی مسائل میں جناب سید علی طباطبائی طاب ثراہ کی ''شرح صغیر'' کے بعض مقامات پر حاشیہ اور یہ سب جناب غفران مآبؒ کی حیات میں تصنیف فرمایا تھا۔

مخالفین مذہب کے ابطال اور اہل بیتؑ سے ان کی عداوت کے اثبات میں کتاب ''صمصام قاطع''، جس کے ضمن میں تعزیہ داری کا جواز اور بنائے صورت ضریح حضرت سید الشہداء کو دلائل باہرہ سے ثابت کیا ہے اور یہ ایک عدیم النظیر کتاب ہے۔

قصہ فدک اور قضیہ قرطاس کے سلسلے میں عبد العزیز دہلوی کی ''تحفہ اثنا عشریہ'' میں درج بعض مطاعن کی رد پر مشتمل رسالہ ''طعن الرماح''، لکھی جس کے مباحث انیقہ اور مطالب لطیفہ سے دوستوں کے دلوں کو خوش اور دشمنوں کے سینوں کو چاک چاک کیا ہے۔

دوسرا رسالہ متعہ کے سلسلے میں ہے۔ بعض مخالفین کے

انیقه با مطالب لطیفه است که دلهای احباب را فرحناک و سینه های نصاب را چاک چاک میسازد و دیگر رساله در باب متعه است و دیگر کتاب ضربت حیدریه که در جواب کتاب شوکت عمریه تصنیف بعض مخالفین معاصرین خود در مباحث متعه خود اطلاع فرموده اند که مثلش زیر فلک نیست و دیگر رساله ثمرة الخلافه که تصنیفی لطیف و تالیفی منیف است مشتمل بر آنکه سبب نوبت شهادت حضرت امام حسین علیه السلام بنای خلافت غاصبان است وبنا بر اصول موضوعه سنیه یزیدهم از خلفای ایشانست الی الان کتابی درین مبحث باین خوبی ولطافت واز تصانیف احدی از علمای اعلام یافته نشد و دیگر رساله عجاله نافعه در علم کلام و اصول دین است و دیگر رساله سم الفار که در جواب بعض مخالفین معاصرین املا فرموده اند و رساله برق خاطف که هم در جواب و سوال بعض مخالفین در باب عائشه بنت ابی بکر است و دیگر رساله در باب نماز جمعه است که ناتمام مانده و شرح زبدة الاصول شیخ بهاؤ الدین علیه الرحمه در اصول فقه که آنهم ناتمام است و رساله فواید نصیریه در احکام زکوة و خمس وغیره منسوب بنام نامی بادشاه معین الدوله فردوس منزل ابو الفتح محمد علی شاه طاب ثراه که در زمان تصنیف بخطاب نصیر الدوله معروف بود و دیگر رساله کشف الغطاء در جواب کلام مولوی یادعلی مغفور که

ذریعے تصنیف کی گئی کتاب ''شوکت عمریہ'' کے جواب میں کتاب ''ضربت حیدریہ'' ہے جس کے بارے خود جناب کا بیان ہے کہ اس کی مثال آسمان کے نیچے نہیں ہے۔

رسالہ ''ثمرۃ الخلافۃ'' جو لطیف تصنیف اور منیف تالیف اور اس موضوع پر مشتمل ہے کہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی وجہ خلافت کے غاصبوں کی بنیاد ہے اور سنیوں کے اصول کے مطابق یزید بھی ان کے خلفا میں سے ہے۔ اس وقت اتنی اچھی اور لطیف کتاب اس موضوع پر دوسرے علماء کے تصانیف میں نہیں ملتی ہے۔

دوسری تصنیف علم کلام و اصول دین میں ''عجالہ نافعہ'' ہے۔ دوسرا رسالہ بعض معاصر مخالفین کے جواب میں ''سم الفار'' ہے اور رسالہ ''برق خاطف'' بھی عایشہ بنت ابوبکر کے سلسلے میں بعض مخالفین کے سوال وجواب پر ہے۔ دوسرا رسالہ نماز جمعہ کے سلسلے میں ہے جو ناتمام ہے۔ اور اصول فقہ میں شیخ بہاؤ الدین علیہ الرحمہ کی کتاب ''زبدۃ الاصول'' کی شرح ہے جو کہ وہ بھی مکمل نہیں ہے۔

بادشاہ معین الدولہ فردوس منزل ابو الفتح محمد علی شاہ طاب ثراہ کے نام نامی سے منسوب اور احکام خمس وزکات پر مشتمل ایک رسالہ ''فوایدِ نصیریہ'' ہے، جو زمانہ تصنیف میں نصیر الدولہ کے نام سے مشہور تھے۔ دوسرا رسالہ ''کشف الغطاء'' ہے جو مولوی یادعلی مغفور نصیرآبادی کے کلام کے جواب میں تحریر فرمایا ہے، جنھوں نے جناب غفران مآبؒ پر اعتراض کئے تھے۔

دوسرا رسالہ ''گوہر شاہوار'' ہے جس کو نصیر الدین حیدر

اعتراضها بر جناب غفران مآب نموده بود و گوهر شاهوار که آنرا در زمان نصیرالدین حیدر بادشاه رحمه الله در جواب مسئله افضلیت میان قران مجید واهلبیت رسول الثقلین صلوات الله علیهم تصنیف فرموده ورساله سبع مثانی در قرأت ورساله احیاء الاجتهاد در اصول فقه ودیگر رساله متفرقه است وببرکت فیوض آنجناب نماز جمعه وجماعت وجمیع احکام شریعت زیاده تر از زمان والد ماجد آنجناب در اقطار بلاد هند شیوع ورواج یافته وعالمی مسائل ضروریه صوم وصلوة را شناخته بالجمله محامد وفضائل آنجناب زیاده از حد احصا است بادشاه مرحوم جنت مکان ابوالظفر ثریا جاه مصلح الدین محمد امجد علی شاه طاب ثراه در زمان سلطنت خود محکمه مرافعه شرعیه را بجهت فصل قضایا وقطع دعاوی وخصومات مردم که بحکم شرع سید المرسلین وملت ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین بعهده مجتهد جامع الشرائط است بر رای بیضا ضیای آن جناب مفوض فرموده وبسیار مراتب احترام وانقیاد آنجناب بر امری میداشت حتی که روزی بخدمت آن جناب تشریف آورده بکمال حسن اعتقاد بلکه بتواضع وانکسار ملاقات فرموده ودر ترویج احکام شرح شریف بر طبق فتاوی آن جناب کوشید وباصرار آن جناب وسعی جناب سید العلماء دأمت فیوضهما مدرسه برای طلاب علم قرار داد وفضلای کبار

بادشاہ رحمہ اللہ کے دور میں، قرآن مجید اور اہل بیت رسول ثقلین صلوات اللہ علیہم کے درمیان افضلیت کے مسئلے پر تحریر فرمایا ہے۔ قرائت میں رسالہ ''سبع مثانی''، اصول فقہ میں رسالہ ''احیاء الاجتہاد''، اور دوسرے متفرق رسالے تحریر فرمائے ہیں۔

اور جنابؒ کی برکت سے نماز جمعہ و جماعت اور تمام احکام شرع اپنے والد ماجد کے زمانے سے کہیں زیادہ رائج ہوئے اور ایک دنیا نماز روزہ کے ضروری مسائل سے واقف ہوئی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جناب کے فضائل و کمالات حد احصاء سے زیادہ ہیں۔

بادشاہ مرحوم جنت مکان ابو الظفر ثریا جاہ مصلح الدین محمد امجد علی شاہ طاب ثراہ نے اپنی بادشاہت کے زمانے میں محکمۂ مرافعہ شرعیہ کو مقدموں کے حل و فصل اور لوگوں کے دعوے اور دشمنیوں کو ختم کرنے کے لئے جو کہ شرع سید المرسلینؐ اور ملت ائمہ معصومینؑ کے حکم سے مجتہد جامع الشرائط کے ذمے ہے، جنابؒ کی رائے بیضاء ضیاء کے حوالے کردیا۔

اور جنابؒ کے کمال احترام اور انقیاد کو ملحوظ رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک روز جنابؒ کی خدمت میں تشریف لائے اور کمال حسن اعتقاد بلکہ تواضع و انکسار سے ملاقات کی اور جنابؒ کے فتوؤں کے مطابق شرع شریف پر عمل کرنے کی کوشش فرمائی اور جناب رضوان مآبؒ کے اصرار اور سید العلماءؒ کی کوششوں سے علوم دینی کے لئے مدرسہ مقرر فرمایا اور بزرگ فضلاء و مدرسین عالی وقار کو علوم فقہ کی تدریس کے لئے معین فرمایا۔ اور ممالک محروسہ کے ہر ضلع میں ایک مفتی مقرر فرمایا تا

ومدرسین عالی وقار را بتدریس وافاده علوم حقه معین فرمود ودر هریک از انواع ممالک محروسه شخص مفتی را مامور نمود که احکام شرع را بهنگام دعاوی ومنازعات متخاصمین در سائر مملکت بحسب فتاوای آن جناب جاری داشته باشد ونیز اخراج زکوة از اموال شاهی وتقسیم آن مستحقین بموجب اختیار اجرا یافت۔ خلقی کثیر وجمعی غفیر از مؤمنین از فیض این بحار بکام دل رسیدند وهم از اموال خود جمعی از مؤمنین را بقدری اعانت فرمود که از فقرو احتیاج رسته مرتبه اغنیا یافتند۔ وایضاً بادشاه مرحوم جنت مکان مهربنام نامی آنجناب متضمن خطاب مستطاب مجمع علوم دین ومرجع سادات مومنین حافظ احکام اله مجتهد العصر سلطان العلما منقوش فرموده بخدمت آنجناب فرستاد ومنشیان دفتر را مامور فرمود که این لقب را برای آن جناب می نوشته باشند وقبل از منقوش شدن آن در جمله این خطاب لفظ مورد اعتقاد امجد علی شاه بتجویز شاهی برآن جناب عرض کردند لیکن آن جناب از راه انکسار قبول نفرمود واستدعا نمود که بجای مورد اعتقاد مورد عنایات نقش کنند لهذا همچنان بعمل آوردند وپیوسته حال حسن عقیدت وخلوص ارادت حضرت بادشاه مرحوم بخدمت آنجناب یوماً فیوماً در ترقی بود تا آنکه در قرب او ان تحریر این مقال در دویست وشش ماه صفر این سال که سنه یک

کہ پوری مملکت میں دعووں اور جھگڑوں کا ان کے فتووں کے مطابق شرعی احکام جاری کئے جائیں۔ نیز اموال شاہی سے زکات کی وصولی اور مستحقین میں ان کی تقسیم، جنابؒ کی رائے کے مطابق ہوتا تھا۔ مومنین کی خلق کثیر اور جم غفیر اس عطا کے فیض سے بہرہ مند ہوئی اور جنابؒ نے خود اپنے مال سے بعض مومنین کی اس قدر مدد فرمائی کہ فقر واحتیاج سے نجات پا گئے اور اغنیاء کے گروہ میں شامل ہو گئے۔

ایضاً بادشاہ مرحوم جنت مکان نے جناب کے نام نامی کے مہر پر خطاب ''مجمع علوم دین ومرجع سادات ومومنین، حافظ احکام، مجتہد العصر سلطان العلماء'' نقش کروا کے جناب کی خدمت میں ارسال کیا اور دفتر کے منشیوں کو حکم دیا کہ جنابؒ کے لئے اس لقب کا استعمال کریں۔

اور اس خطاب میں نقش ہونے سے پہلے ،لفظ ''مورد اعتقاد امجد علی شاہ'' کی تجویز پر جنابؒ کو پیش کیا گیا، لیکن انھوں نے انکساری وشکستہ نفسی کی وجہ سے قبول نہیں فرمایا اور استدعا کی کہ ''مورد اعتقاد'' کے بجائے ''مورد عنایات'' نقش کیا جائے ،لہٰذا ایسا ہی کیا گیا۔

اور بادشاہ مرحوم کی جناب کے بارے میں حسن عقیدت اور خلوص ارادت، روز بروز بڑھتا گیا، یہاں تک کہ تاریخ تحریر کتاب سے نزدیک، ۲۷ صفر سنہ ۱۲۳۶ھ میں وہ بادشاہ دین پناہ رحمت حق سے واصل ہوا۔ اس کے بعد بادشاہ زمان، سلطان دوران، خاقان ابن خاقان، ابو منصور سکندر جاہ، ناصر الدین حضرت سلطان عالم، محمد واجد علی شاہ خلد اللہ

هزار و دو صد و شصت و سه هجری است آن بادشاه دین پناه برحمت حق پیوست وبعد ازان توجه والطاف حضرت پادشاه زمان سلطان دوران خاقان ابن الخاقان ابوالمنصور سکندر جاه ناصر الدین حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاه خَلَّدَ اللّٰہُ مُلْکَہٗ وَ سُلْطَنَتَہٗ نیز در حق آن جناب بهمان درجه است حق تعالی آن جناب را همیشه تا ظهور حضرت صاحب الزمان علیه السلام زیب افزای مسند اجتهاد وهدایت وارشاد دارد وترویج احکام شرع خیر الانام بذات بابرکات آن جناب یوماً فیوماً متزاید گرد اند بِحَقِّ مُحَمَّدِ النَّبِی وَ اٰلِہِ الْاَمْجَادِ واز جمله تواضع وانکسار ومحاسن اخلاق آن جناب آنست که جناب مستطاب مَوْلَانَا سَیِّدُ الْعُلَمَاءِ الْمُصْطَفِیْنَ جناب السید حسین دَامَتْ بَرَکَاتُهٗ را بر نفس نفیس خود مقدم داشته تفویض سائر امور دینی ودنیوی بآن جناب فرموده انداز خصائص آن جناب آنست که باوجود تواضع وانکسار کمال تمکین ووقار دارند وجامع علم وحکمت وشجاعت وجلالت می باشند وحال آنکه اجتماع این دو صفت مثل جمع بین الصندین دشوار از نوادر روزگار است ویکی از محامد خصال آن آیت ذو الجلال انکه در اعلای کلمه حق پاسداری احدی نمی فرمایند وبمفاد لَا یَخَافُوْنَ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ از بدگوی شرار الناس باکی وپروائی ندارند وبساست که در اظهار احکام شریعت بر خلاف مزاج ملوک

ملکہ وسلطنتہ بھی جناب کے سلسلے میں اتنا ہی توجہ والتفات رکھتے ہیں۔حق تعالیٰ جنابؒ کوظہور امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف تک مسند اجتہاد و ہدایت و ارشاد کی زینت بنائے رکھے۔اور جنابؒ کی ذات بابرکت کی وجہ سے احکام شرع خیرالانام کی نشرواشاعت میں مزید اضافہ فرمائے۔

ان کے تواضع وانکسار واخلاق کا یہ عالم ہے کہ جناب مستطاب مولانا سید العلماء المصطفین جناب سید حسین دامت برکاتہ کو اپنے نفس نفیس پر ترجیح دیا ہے اور تمام دینی ودنیوی امور کو ان کے حوالہ کردیا ہے۔

جنابؒ کی خصلتوں میں یہ بھی ہے کہ تواضع وانکسار کے باوجود بہت ہی باوقار اور علم وحکمت وشجاعت وجلالت کے مالک ہیں۔جب کہ ان دوصفتوں کا یکجا ہونا جمع بین الضدین کی طرح دشوار اور نوادر روزگار ہے۔

اور اس آیت ذوالجلال کی اچھی عادتوں میں یہ ہے کہ اعلائے کلمہ حق کے سلسلے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے اور آیت "لَا یَخَافُوْن" کے مصداق اشرار الناس کی بدگوئی کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔اور اکثر اوقات اظہار احکام شریعت کے لئے حکام کے مزاج کے برخلاف عمل فرمایا ہے۔ اَدَامَ اللّٰہُ ظِلَّہٗ العَالِی عَلٰی رَؤْسِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اور جناب کے اولاد امجاد میں جو علم وفضل ومحامد خصال میں اپنے ساتھوں سے گوئے سبقت لئے ہوئے ہیں، ایک جناب فضائل مآب سید محمد باقر ادام اللہ ایامہ ہیں جو جناب کی

سلوک فرموده اند اَدَامَ اللّٰہُ ظِلَّه الْعَالِی عَلٰی رُؤُسِ الْمُؤْمِنِیْنَ واز جمله اولاد امجاد آن جناب که در علم وفضل ومحامدخصال گوی سبقت از اقران ربوده اند جناب فضائل مآب سید محمد باقر اَدَامَ اللّٰہُ اَیَّامَهٗ است که اکبر اولاد آن جناب وجامع علوم معقول ومنقول وحاوی فروع واصول است واز جانب پادشاه مرحوم بمنصب عدالت دیوان شرعی وخطاب منصف الدوله شریف الملک ممتاز است وکتب انیقه مثل کتاب تشیید مبانی الایمان در مناظره بعض مخالفین معاصرین ودیگر رسائل تصنیف فرموده است ودرین اوان بتصنیف کتابی در رد کتاب منتهی الکلام که یکی از مخالفین ونصاب معاصرین در جواب بعض رسائل جناب فضیلت وریاست انتساب خان عالی شان نادرة الزمان سبحان علی خان اَدَامَ اللّٰہُ اِجْلَالَهٗ وَاِقْبَالَهٗ بتالیف در آورده است اشتغال دارد باوجودیکه خان ممدوح هم کتاب مبسوط در مبحث امامت ورد کلام آن ناصبی نوشته اند ودیگر از اولاد جناب مجتهد العصر والزمانی دام ظله العالی مستطاب سید صادق مرحوم مصنف رساله تائید المسلمین در رد نصاریٰ ورساله در رد مخالفین مذهب ودیگر رسائل است که واعظ نحریر وفاضل ومقدس بی نظیر وافضل واورع برادران خود بود بتاریخ چهارم ماه رجب سنه یکهزار ودو صد پنجاه وهشت هجری در عین سن شباب برحمت حق پیوست وحزن والم بسیار در مفارقت آن نونهال فضل وکمال بخاطر عاطر

سب سے بڑی اولاد اور علوم معقوم ومنقول اور حاوی فروع و اصول ہیں اور بادشاہ مرحوم کی طرف سے عدالت دیوان شرعی کے منصب پر فائز اور منصف الدولہ شریف الملک کے لقب سے ممتاز تھے۔ اور کتب انیقہ جیسے بعض مخالفین معاصرین سے مناظرے پر مشتمل کتاب ''تشیید مبانی الایمان'' اور دوسرے رسالے تالیف کئے ہیں۔

آج کل ''منتہی الکلام'' کی رد میں ایک کتاب کی تالیف میں مشغول ہیں جس کو بعض معاصر مخالفین نے جناب فضیلت وریاست انتساب خان عالی شان، نادرۃ الزمان سبحان علی خان ادام اللہ اجلالہ و اقبالہ کے رسائل کے جواب میں تحریر کیا تھا۔ جب کہ خان ممدوح نے بھی اس ناصبی کی رد میں مبحث امامت کے سلسلے میں ایک ضخیم کتاب تحریر فرمائی ہے۔

جناب مجتہد العصر الزمانی دام ظلہ العالی کے دوسرے فرزند جناب مستطاب سید صادق مرحوم ہیں، جنھوں نے نصاریٰ کی رد میں ''تائید المسلمین''، مخالفین مذہب کی رد میں رسالہ اور دیگر رسائل کے مصنف ہیں اور اپنے بھائیوں میں واعظ نحریر، فاضل ومقدس بے نظیر افضل و اورع تھے۔ ماہ رجب کی چوتھی تاریخ سنہ ۱۲۵۸ھ۔ق۔ میں عالم شباب میں وفات ہوئی اور اس نونہال فضل وکمال کی مفارقت کی وجہ سے جناب سابق الالقاب کے خاطر عاطر کو بہت حزن والم پہنچا۔

دوسرے فرزند جناب جناب فضائل اکتساب سید مرتضیٰ دام مجدہ ہیں، جو کم سنی کے باوجود اکثر علوم خاص کر کے

جناب سابق الالقاب راه یافت و دیگر جناب فضائل اکتساب سید مرتضی دَامَ مَجْدُہٗ است که باوصف حداثت سن در اکثر علوم خصوصاً فنون درسیه وادبیه وحکمیه مهارتی عظیم دارد ودیگر جناب فضیلت مآب سید عبدالله سَلَّمَہٗ است که جامع مکارم صفات ومحامد اخلاق است وچندین رسائل مثل رساله خلاصة الاعمال در عبادات بزبان هندی رساله عربیه در رد فرقه غلاة که هنوز ناتمام است ورساله مسمّٰی بسبیل النجاة در ادعیه تالیف فرموده است واکثر اوقات در خدمت جناب مولانا ومقتدانا سید العلماء دَامَتْ بَرَکَاتُہٗ حاضر بوده اهتمام تمام در ضبط اوقات ورفع موانع تصنیف برای آنجناب می نماید حق تعالی ایشان را بسلامت وعافیت دارد وافاضل بسیار از اهل این دیار داخل تلامذه جناب مجتهد العصر والزمانی دَامَ ظِلُّهُ الْعَالِی اند که احصای ذکر ایشان متعسر است از جمله اکابر ومشاهیر ایشان جامع الاصول والفروع حاوی المعقول والمشروع صَاحِبِ التَّحْقِیقَاتِ الدَّقِیقَةِ وَالْإِفَادَاتِ الرَّشِیقَةِ جناب مولوی سید محمد است که امامت نماز جمعه وجماعت قصبه هوگلی دارد ودیگر جناب تقدس مآب فاضل ممجّد وعالم مسدّد جناب مرزا محمد فیض آبادی وجناب فضائل مآب مولوی مشرف علی وجناب فضیلت انتساب سید باقر شاه بخاری جناب تقدس وتورع مأب مولوی سید دیدار جهان مترجم احادیث مصائب۔

درسی وادبی وحکمی فنون میں بہت مہارت رکھتے ہیں۔

دوسرے فرزند جناب فضیلت مآب سید عبداللہ سلمہ ہیں جو جامع مکارم صفات اور محامد اخلاق ہیں۔اور کئی رسالے جیسے عبادات کے موضوع پر''خلاصۃ الاعمال'' ہندی زبان میں،فرقہ غلاۃ کی رد میں عربی زبان میں رسالہ جو ابھی ناتمام ہے۔اور دعاؤں کے موضوع پر''سبیل النجاۃ'' نامی رسالہ تالیف فرمایا ہے۔اکثر اوقات جناب مولانا و مقتدانا سیدالعلماء دامت برکاتہ کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں اور ضبط اوقات اور موانع تصنیف کو دور کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔حق تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔

اس شہر کے بہت سے اہل دین جناب مجتہد العصر و الزمان دام ظلہ العالی کے تلامذہ میں داخل ہیں جن کے ذکر کا احصاء مشکل ہے۔ان کے شاگردوں میں سب سے بڑے اور مشہور، جامع الاصول و الفروع، حاوی المعقول و المشروع، صاحب تحقیقات الدقیقۃ و الافادات الرشیقۃ جناب مولوی سید محمد ہیں جو شہر ہوگلی میں مصروف نماز جمعہ و جماعت ہیں۔

دوسرے شاگرد جناب تقدس مآب، فاضل مجد، عالم مسدد جناب میرزا محمد فیض آبادی اور جناب فضائل مآب مولوی مشرف علی و جناب فضیلت انتساب سید باقر شاہ بخاری اور مترجم احادیث مصائب اہل بیت طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین جناب تقدس وتورع آب مولوی سید دیدار جہاں اور دوسرے فضلای کبار ہیں۔